بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

نقشِ آغاز

امریکہ کے صدارتی امیدوار رابرٹ کینیڈی کا قتل ایک المیہ ہے۔ مگر یہ تو ایک شخصی معاملہ ہے، اس وقت انسانیت کا سب سے بڑا المیہ خود امریکہ اور امریکی قوم ہے، جس کے ہاتھوں ہزاروں لاکھوں انسان ویٹ نام میں جل رہے ہیں، فلسطین اُجڑ گیا ہے، سرزمین قدس کے مظلوم عرب خاک و خون میں تڑپ رہے ہیں اور جو بچ گئے ہیں وہ در در کی خاک چھان کر ذلّت و مسکنت کی زندگی گذار رہے ہیں اور یہ تو صرف فلسطین اور ویٹ نام کا حال ہے ورنہ اس وقت دنیا میں جہاں کہیں بھی استحصال و استعمار یا انسانی حقوق کی پائمالی اور جبر و بالادستی ہے اس میں بالواسطہ یا براہ راست ان ہی سفید فام یورپیوں کا ہاتھ ہے۔ امریکہ نے جو کچھ بویا اب اس کا پھل کاٹ رہا ہے۔ قدرت کا عجیب دستور ہے بسا اوقات اللہ تعالیٰ ظالم کا گلا خود اس کے ہاتھوں سے کٹوا دیتا ہے۔ مظلوم و مقہور انسانیت سے کھیلنے والے امریکیوں کے ہاتھ اب اپنے ہی گریبانِ عصمت اور دامنِ عفت و عافیت کو تار تار کر رہے ہیں — پچھلے ماہ کے صرف ایک ہفتہ کے اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں تقریباً دو ہزار افراد یا تو قتل ہوئے، یا انہوں نے خودکشی کی۔ افلاس بیروزگاری، طبقاتی کشمکش کا عفریت الگ اس کے سر پہ سوار ہے۔ اور بین الاقوامی بدنامی، سیاسی تخلّف، جنگی زیردستی الگ اس کا پیچھا کر رہی ہے۔ اور ان سب چیزوں سے بڑھ کر رنگ و نسل کا مسئلہ جس نے امریکیوں کے امن و امان کو تہس نہس کر دیا ہے، اور یہ ظہور ہے اس خدائی قانون، مکافاتِ عمل کا جس کی گرفت سے کوئی قوم یا فرد اور معاشرہ نہیں بچ سکا۔ ظالم کا ظلم اور سفاکی جتنی شدید ہوگی قدرت کی پکڑ بھی اتنی ہی سخت ہوگی۔ آج اگر امریکہ پر قتل و قتال اور خون ریزی کے بادل چھائے ہوئے ہیں، تو یہ ٹھیک ردّعمل ہے اس عالمی ڈکیتی اور غنڈہ گردی کا جسکی بناء پر امریکہ نے یہود جیسے راندہ درگاہ قوم کی سرپرستی کی اور اسے عربوں کے سینہ پر براجمان کر دیا۔ ایسی قوم کی پشت پناہی جسکی ذلّت اور مغضوبیّت پر خدا نے دائمی مہر ثبت کی ہو ہرگز ہرگز عزت، غلبہ اور دنیا میں مقبولیت کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔ کینیڈی کو کسی عرب نے قتل کیا یا امریکی

نے ، مگر ووٹ کی خاطر یا اپنی مسخ شدہ اسلام دشمن فطرت کی وجہ سے وہ اسرائیل کی حمایت میں پیش پیش تھا اور خدا نے مغضوب اور ذلیل قوم کی حمایت کا مزہ اسے چکھا دیا ——— یہ تو امریکہ کی تصویر کا وہ سیاہ رخ ہے ، جس پہ ظاہر بین نگاہیں نہیں پڑتیں ، یورپ کی سرمایہ داری ، عیاشی اور دولت کی ریل پیل اور مادی آسائش کا "روشن" پہلو بھی اس سے کم سیاہ اور مہیب نہیں ، ایمان ، تصورِ آخرت اور روح سے کھوکھلی زندگی کا یہ پہلو بظاہر بڑا دلکش مگر بباطن سراپا عذاب ہے ۔ ایک کینیڈی خاندان کو لیجئے اس مختصر کنبہ کو اپنے والد سے اخبار ڈیلی میل کی اطلاع کے مطابق ۲۵ کروڑ پونڈ کی دولت ملی جو پورے مغربی پاکستان کے بجٹ سے زیادہ ہے ۔ مگر دولت کی اس فراوانی کے باوجود اس خاندان کا کیا حشر ہوا یا ہو رہا ہے ۔ کچھ قتل ہوئے اکثر مختلف حوادث کے شکار ہوئے اور کچھ اندرونی بے چینی اور پریشانی کے ہاتھوں ذہنی یا جسمانی طور پر مفلوج ہیں ۔ یہ ایک عبرت انگیز مثال ہے مال و دولت اور مادی زندگی کی بے ثباتی اور بے مروّتی کی اور تصدیق ہے ان ارشاداتِ ربانی کی جس میں مال و دولت کو ڈھلتی چھاؤں ، چند روزہ بہار ، نظر کا دھوکا اور متاعِ فریب کہا گیا ہے ——— کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ، ثم یہیج فتراہ مصفراً ثم یکون حطاما ۔ (دنیا کی مثال بارش جیسی ہے جس کی سبزی نے کسانوں کو خوش کر دیا پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو تُو اسے زرد شدہ دیکھتا ہے ۔ پھر وہ چورا ہو جاتا ہے ۔) ——— دنیائے فانی کی یہی وہ بے وقعتی ہے جسے قرآن نے ان الفاظ سے ظاہر کیا ۔ وما اغنیٰ عنہ مالہٗ اذا تردّیٰ ۔ (جس وقت وہ ہلاک ہوتا ہے تو اس کا مال اسے کچھ نفع نہیں پہنچاتا ۔) ۔ ما اغنیٰ عنہ مالہٗ وما کسب ۔ (اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا اس کے کام نہ آیا ۔) اور جب پردۂ فریب نگاہوں سے ہٹ جائے گا تو یہ بندۂ ہوا و ہوس اور نشۂ دولت سے سرشار انسان خود بھی چیخ اٹھے گا ما اغنیٰ عنّی مالیہ ھلک عنّی سلطانیہ ۔ (میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی ۔) ——— اور یہی وہ معیشۃ ضنک (تنگ زندگانی) ہے جو ہوسِ دنیا خالق و مخلوق سے بے نیازی اور سچائیوں کو جھٹلانے کی صورت میں انسان کو گھیر لیتی ہے ۔ یورپ کے کروڑپتی امیروں کی "خوش عیشی" پر مر مٹنے والو ذرا دیدۂ عبرت کھولو ، ان میں سے ہر ایک کا حال اس راک فیلر اور ہنری فورڈ جیسا پاؤ گے جن سے اپنی دولت کا حساب تک نہ ہو سکتا تھا ، مگر اندرونی بے چینی اور ذہنی خلاء کی وجہ سے انہیں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہ ہو سکا ۔ اور جن میں سے ایک (راک فیلر) بھری پارلیمنٹ میں پھوٹ پھوٹ

کہ رونے لگا اور ایوان سے پوچھنے لگا کہ مجھے تبلا دو کہ حقیقی کامیابی کیا چیز ہے؟ اگر مال و دولت کامیابی ہے تو میں اپنی ساری متاع ایک رات کے سکون پر نثار کرنے کو تیار ہوں۔ مگر آہ اُسے کون سمجھاتا کہ سکونِ قلب، حیاتِ طیبہ، اور عافیت سے بھرپور زندگی تو صرف اور صرف اللہ کی یاد، اس سے صحیح تعلق اور ایمان و یقین کی دولت سے مل سکتی ہے، بیسوی صدی کی مادی تہذیب پر مر مٹنے والو تمہارے لئے صد ہزار نصیحت ہے اِن کینیڈیوں اور راک فیلروں کے حسرتناک انجام میں، خالص مادی تہذیب تو خدا کا وہ عذاب ہے، جسکی تپش دل کی گہرائیوں تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ نارُاللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ - طمانیت اور سکون کی دولت تو خدا کی یاد ہی سے مل سکتی ہے۔ الابذکر اللہ تطمئن القلوب۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی یاد ہی سے دل مطمئن ہو سکتا ہے۔

○

مرکزی وزیرِ تعلیم قاضی انوار الحق صاحب نے قومی اسمبلی کے ایک سوال کے جواب میں ایک عجیب "شانِ بے نیازانہ" میں فرمایا کہ حکومت خاندانی منصوبہ بندی کے بارہ میں ہرگز علماء یا مشاورتی کونسل کی رائے معلوم نہیں کرے گی اس مسئلہ کا تعلق صحت سے ہے علماء اور اسلام سے نہیں۔ قاضی صاحب وزیر تعلیم ہیں اور پھر "قاضی" بھی اسی "شاہانہ" ترنگ میں یہ بھی فرما سکتے ہیں کہ "تجارتی اور صنعتی بینکنگ، سود، تقاوی، بیمہ وغیرہ مسائل کا تعلق تجارت اور صنعت سے ہے معاشرتی امور، طلاق نکاح، عدت کا تعلق معاشرہ سے ہے حکومت، وزارت اور قیادت کا تعلق سیاست سے ہے علماء اور اسلام سے نہیں اور ہم اس بارہ میں علماء سے استصواب نہیں کر سکتے، کس کی مجال ہے کہ لب کشائی کر کے پوچھ سکے کہ اس نقطۂ نگاہ سے اسلام اور پاپائیت یا عیسائیت میں فرق کیا رہ جائے گا؟ جہاں مذہب کو ملک اور معاشرہ کے ہر شعبہ سے نکال کر چند فرسودہ اور خود ساختہ اعتقادات تک محدود کر دیا گیا ہے۔ قاضی صاحب کی اس دلیل سے برتھ کنٹرول تو کیا شراب اور سؤر کو بھی صحت کیلئے مفید قرار دیا جا سکتا ہے کہ مذہب کا صحت اور بیماری سے کیا تعلق۔ مگر یاد رکھیئے جب سوال ملک کی حفاظت اور مدافعت کا پیدا ہو تو پھر علماء کو ہرگز مت بھولئے کہ وہ اٹھکر مسلمانوں میں جذبۂ جہاد بیدار کریں اور "اسلامی مملکت" کو تباہی سے بچانے کے لئے ہر منبر اور ہر محراب کو